سوال

عقیقہ مولود کےلیے ہے میت کےلیے نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میری والدہ فوت ہوگئی ہے اور میں ان کا عقیقہ کرنا چاہتا ہوں اور جب اس کے بارے میں میں نے ایک امام صاحب سے استفسار کیا تو انہوں نے بتایا کہ عقیقہ تو زندہ کی طرف سے ہوتا ہے، مردہ کی طرف سے نہیں۔ تو سوال یہ ہے کہ اس کے بارے میں حکم شریعت کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عقیقہ کا حکم میت کےلیے نہیں ہے بلکہ یہ تو کسی انسان کے پیدا ہونے کے ساتویں دن کیا جاتا ہے۔بچے کے باپ کےلیے حکم شریعت یہ ہے کہ وہ بچے کی طرف سے دو بکرے اور بچی کی طرف سے ایک بکرا عقیقہ کے طور پر ذبح کرے اور اگر والد کی مالی حالت کمزور ہو تو وہ بچے کی طرف سے بھی ایک بکرا ذبح کر سکتا ہے۔

عقیقہ کا جانور (بچے کی) پیدائش کے ساتوین دن ذبح کیا جائے، اسے خود بھی کھایا جائے، صدقہ بھی کیا جائے اور ہدیہ بھی دیا جائے اور اس میں کوی حرج نہیں کہ دعوت عقیقہ میں رشتہ داروں اور پڑوسیوں کو مدعو کیا جائے۔ علماء فرماتے ہیں کہ اگر ساتوں دن (عقیقہ کرنا) ممکن نہ ہو تو چودھویں دن اور اگر چودھویں دن بھی ممکن نہ ہو تو اکیسوین دن اور اگر اکیسویں دن بھی ممکن نہ ہو تو پھر جب چاہے عقیقہ کرلے۔

میت کی طرف سے عقیقہ نہیں بلکہ مغفرت اور رحمت کی دعا کی جاتی ہے کیونکہ میت کےلیے دعا کرنا مشروع اور از حد مفید ہے ہاں اس کی طرف سے صدقہ بھی کیا جا سکتا ہے یا دو رکعتیں پڑھ کر یا قرآن مجید کی تلاوت کر کے میت کےلیے ایصال ثواب کی نیت سے کی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن میت کے حق میں دعا کرنا ہی سب سے افضل ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کی طرف راہنمائی فرمائی ہے۔[1]

---

[1] میت کی طرف سے نفل نماز کا اہتمام کرنا یا ایصال ثواب کی نیت سے قرآن مجید کی تلاوت کرنا قرآن وحدیث کی کسی واضح دلیل سے اس کا جواز نہیں ملتا جیسا کہ خود مفتی علیہ الرحمہ کی کلام سے یہ مترشح ہوتا ہے اور یہی موقف شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے تفصیل کےلیے دیکھئے "الاختیارات العلمیۃ ص:54" واحکام الجنائز ص: 213 صرف میت کےلیے دعا کرنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے جیسا کہ کتاب وسنت کے عام دلائل سے ثابت ہے اور یہی افضل ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب انسان فوت ہوجاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہوجاتا ہے صرف تین چیزیں (ایصال ثواب کا باعث بنتی ہیں)(1)(زندگی میں کیا ہوا) صدقہ جاریہ (2) علم جس سے بعد میں فائدہ اٹھایا جائے۔(3) یا نیک اولاد کی دعا، صحیح مسلم، حدیث: 4223

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی